93243-بڑھاپے يا بيمارى كى بنا پر روزہ سے عاجز شخص كے فديہ كى مقدار

سوال

ميرے والد صاحب نے بڑھاپے اور بيمارى كى وجہ سے استطاعت نہ ہونے كى بنا پر رمضان المبارك كے روزے نہيں ركھے، اور پھر ان روزوں كى قضاء كيے بغير ہى فوت ہو گئے، تو ہم نے اس كے كفارہ ميں فقراء ميں رقم تقسيم كر دى، ليكن بعد ميں ہم نے سنا كہ كفارہ كفائت نہيں كرتا، بلكہ اس كے بدلے مساكين كو كھانا كھلانا ہو گا، تو كيا ہميں يہ كفارہ دوبارہ دينا ہو گا، اور اس كى مقدار كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مالكيہ، شافعيہ اور حنابلہ ميں سے جمہور فقھاء كا مسلك يہ ہے كہ روزے كے فديہ ميں رقم دينى كفائت نہيں كرتى، بلكہ اس كے ليے غلہ دينا واجب ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے :

.{اور جو لوگ اس كى طاقت ركھيں وہ ايك مسكين كو كھانا فديہ ديں}.البقرۃ (184).

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما اس كى تفسير ميں كہتے ہيں :

" يہ بوڑھا مرد اور بوڑھى عورت ہيں جو روزہ ركھنے كى استطاعت نہ ركھتے ہوں تو وہ ہر دن كے بدلے ايك مسكين كو كھانا كھلائيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (4505).

اور مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں ہے :

" اور جب ڈاكٹر يہ فيصلہ كريں كہ يہ بيمارى جس كا شكار ہے اس كى بنا پر وہ روزہ نہيں ركھ سكتا، اور اس سے شفايابى كى بھى اميد نہيں تو پھر آپ كے ذمہ ہر دن كے بدلے ايك مسكين كو اپنے علاقے كى غذا كا ايك صاع چاہے وہ كھجور ہو يا كچھ اور دينا واجب ہے، گزرے ہوئے اور آئندہ ماہ كے روزں كے بدلے ميں، اور جب آپ كسى مسكين كو اتنے ايام كى تعداد ميں صبح يا شام كا كھانا كھلا ديں جتنے روزے چھوڑے ہيں تو بھى كفائت كر جائيگا، ليكن اس كے بدلے ميں نقد رقم دينى كفائت نہيں كرتى " انتہى.

ديكھيں : فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (198/10).

تو بوڑھا يا مريض شخص جسے شفايابى كى اميد نہيں وہ ہر روزہ كے عوض ميں ايك مسكين نصف صاع گندم، يا چاول يا كھجور جو اس كے علاقے ميں كھائى جاتى ہو كا كھانا دے، اور اس كى مقدار تقريبا ڈيڑھ كلو بنتى ہے "

ديكھيں : فتاوى رمضان صفحہ نمبر (545).

اور وہ مہینہ کے آخر میں اکٹھی پنتالیس کلوگرام چاول وغیرہ بھی دے سکتا ہے، اور اگر وہ مسکینوں کے لیے کھانا پکا کر انہیں کھلائے تو یہ بہتر ہے، کیونکہ انس رضی اللہ تعالی عنہ ایسا ہی کیا کرتے تھے.

دوم :

اور اگر آپ کسی مفتی کے فتوی کی بنا پر نقدی کی شکل میں فدیہ ادا کر چکے ہیں تو آپ کے ذمہ دوبارہ ایسا کرنا لازم نہیں، اور اگر آپ نے خود ہی ایسا کیا ہے کسی عالم دین کے کہنے پر نہیں تو آپ کو فدیہ دوبارہ ادا کرنا ہوگا، احتیاط بھی اسی میں ہے، اور آپ کے والدین کے ساتھ نیکی و احسان بھی یہی ہے، اللہ تعالی انہیں معاف فرمائے اور ان پر رحم کرے.

واللہ اعلم.